Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۹ جمادی الاوّل ۱۳۹۳ھ ۲۱ احسان ۱۳۵۲ ہش ۲۱ جون ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۳۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۰ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۰ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

---

۱۸ احسان بروز دوشنبہ بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ارشاد پر مسجد مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم شیخ منور شمیم صاحب خالد ابن محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال (آمد) کا نکاح محترمہ فرحت ناہید صاحبہ ایم اے بنت محترم میاں عبدالرحیم صاحب مرحوم آف مالیرکوٹلہ سے بعوض چار ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اس موقعہ پر آپ نے اسلام میں نکاح کی اہمیت پر لطیف رنگ میں روشنی ڈالی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قصر خلافت میں ازراہ شفقت فریقین کو شرف ملاقات بخشا۔ اور اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

آمین

ہفتہ تربیت مجالس انصار اللہ

۲۳ جون تا ۲۸ جون

اصلاح معاشرہ اور تربیت نفوس کیلئے مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام ۲۳ جون تا ۲۸ جون "ہفتہ تربیت" منایا جا رہا ہے۔ زعماء کرام کو چاہیئے کہ مقررہ عناوین پر تقاریر کروانے کا بندوبست فرمائیں۔ قیادت تربیت نے ان عناوین پر مختصر نوٹ طبع کروا کر زعماء کو بھجوا دیئے ہیں۔ مقررین ان سے استفادہ کریں۔ اگر کسی مجلس میں یہ پمفلٹ ابھی نہ پہنچا ہو تو فوراً لکھ کر منگوا لیں۔ ہفتہ تربیت کے اختتام پر زعماء رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں۔

(قائمقام قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو جو روشنی اور نور ملتا ہے وہ مستقل نہیں بلکہ عارضی ہوتا ہے

اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے

"کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ میں پاک صاف ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ کہ تم اپنے آپکو مزکّی مت کہو۔ وہ خود جانتا ہے کہ تم میں سے کون متقی ہے۔ جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اُس کا متولّی اور متکفّل ہو جاتا ہے اور جیسے ماں بچے کو گود میں پرورش کرتی ہے اسی طرح وہ خدا کی گود میں پرورش پاتا ہے۔ اور یہی حالت ہے کہ خدا تعالیٰ کا نُور اس کے دل پر گر کر کُل دنیاوی اثروں کو جلا دیتا ہے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر محسوس کرتا ہے لیکن ایسی حالت میں بھی اُسے ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہیئے کہ اب یہ طاقت مجھ میں مستقل طور پر پیدا ہو گئی ہے اور کبھی ضائع نہ ہوگی۔ جیسے دیوار پر دُھوپ ہو تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہوتے کہ یہ ہمیشہ ایسی ہی روشن رہیگی۔ اس پر لوگوں نے ایک مثال لکھی ہے کہ دیوار جب دھوپ سے روشن ہوئی تو اُس نے آفتاب کو کہا کہ میں بھی تیری طرح روشن ہوں۔ آفتاب نے کہا کہ رات کو جب مَیں نہ ہونگا تو پھر تُو (روشنی) کہاں سے لیگی؟ اسی طرح انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ بھی مستقل نہیں ہوتی بلکہ عارضی ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ اُسے اپنے ساتھ رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے۔ انبیاء جو استغفار کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور انکو خطرہ لگا رہتا ہے کہ نُور کی جو چادر ہمیں عطا کی گئی ہے ایسا نہ ہو کہ وہ چھین جاوے۔ ۔۔۔ کوئی نبی جس قدر زیادہ استغفار کرنیوالا ثابت ہوگا اُسی قدر اُس کا درجہ بڑا اور بلند ہوگا۔ لیکن جس کو یہ حالت حاصل نہیں تو وہ خطرہ میں ہے کہ ممکن ہے کہ کسی وقت اُس سے وہ چادر حفاظت کی چھین لی جائے کیونکہ نبیوں کو بھی وہ مستعار طور پر ملتی ہے اور وہ پھر استغفار کے ذریعہ اُسے دائمی طور پر رکھتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اصل انوار تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور نبی ہو یا کوئی اور، سب خدا تعالیٰ سے انہیں حاصل کرتے ہیں۔ سچے نبی کی یہی علامت ہے کہ وہ اس روشنی کی حفاظت بذریعہ استغفار کے کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۱ احسان ۱۳۵۲ھ

بنی اسرائیل کی انتہائی خطرناک روش

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد گزشتہ قوموں کے واقعات بیان کئے ہیں۔ ان واقعات کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ مسلمان ان قوموں کے حالات و واقعات سے سبق حاصل کرکے ان باتوں اور کاموں سے بچیں جو اُن قوموں کی تباہی کا موجب ہوئے۔ ان میں سب سے زیادہ تفصیلی ذکر بنی اسرائیل کا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے بعض عہد لئے تھے وہ ان عہدوں سے پھر گئے۔ انہیں جان بوجھ کر توڑا اور اس طرح موردِ غضبِ الٰہی ہوئے ان عہدوں میں سے اللہ تعالیٰ ایک عہد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(البقرہ آیات ۸۵، ۸۶)

اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا کہ تم آپس میں اپنے خون نہ بہاؤ گے اور اپنی ہی قوم کے لوگوں کو اپنے گھروں سے نہ نکالو گے اور تم نے اس کا اقرار کر لیا تھا اور تم اس عہد کے متعلق ہمیشہ گواہی دیتے رہے ہو۔ پھر تم لوگ ہی ہو کہ اس عہد کے باوجود آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرتے ہو اور اپنے میں سے ایک جماعت کو ان کے گھروں سے نکالتے ہو اور اس جماعت کے خلاف گناہ اور زیادتی سے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو۔

ہر چند کہ یہاں باہم گٹھ جوڑ کرکے خود اپنے ہی میں سے ایک گروہ یا جماعت کو قتل کرنے اور انہیں اپنے گھروں سے نکال دینے سے منع کیا گیا ہے لیکن اس سے محض قتلِ نفس اور گھروں سے اخراج ہی مراد نہیں ہے بلکہ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ گناہ اور زیادتی سے باہم ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے خود اپنے ہی میں سے کسی گروہ کو خارج قرار دینے اور انہیں مرتد گردان کر بزعمِ خود طور پر واجب القتل ٹھہرانے کی غلطی کبھی نہ کرنا ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ تم پراگندہ ہو جاؤ گے اور تمہاری سب طاقت جاتی رہے گی اور تم دنیا میں ذلیل ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرنے کے باوجود بنی اسرائیل اپنے اس عہد سے پھر گئے انہوں نے باہم گٹھ جوڑ کرکے خود اپنوں ہی میں سے بعض کو جلا وطن بھی کیا اور انہیں قتل بھی کیا۔ اسی طرح دوسرے معنوں کی رو سے انہوں نے خود اپنوں ہی میں سے بعض کے متعلق یہ فتوے دئے کہ یہ اب ہم میں سے نہیں ہیں اور اس بناء پر مرتد ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے انہیں خوار کیا کہ:-

فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ (البقرہ آیت ۸۶)

پس تم میں سے جو ایسا کرتے ہیں ان کی سزا اس جہان کی زندگی ہی میں رسوائی اٹھانے کے سوا اور کیا ہے اور وہ قیامت کے دن اس سے بھی سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے ہرگز بے خبر نہیں۔

بنی اسرائیل سے لئے گئے اس عہد، ان کے اس عہد کو توڑنے اور اس نقضِ عہد کے نتیجہ میں ان کے مبتلائے عذاب ہونے کے ذکر سے مسلمانوں کو یہ بتانا مقصود تھا اور ہے کہ وہ کبھی اس غلطی اور بدعملی کا ارتکاب کرکے مرتکب نہ ہوں یعنی وہ گناہ اور زیادتی سے باہم ایک دوسرے کی مدد کرتے اور گٹھ جوڑ کرتے ہوئے اپنے ہی میں سے بعض لوگوں کو خارج قرار دیں اور نہ ان کے قتل کے فتوے دیکر اپنے آپ کو اس دنیا اور اگلے جہان میں موردِ غضبِ الٰہی بنائیں۔

افسوس مسلمانوں میں بھی یہ دونوں خرابیاں آکر رہیں۔ چنانچہ سیاسی لحاظ سے خود اپنی ہی حکومتوں کو تباہ کرنے کے لئے انہوں نے ہر قسم کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں سے کام لیا یہاں تک کہ عیسائی حکومتوں سے معاہدے کرکے مسلمان حکومتوں کا تختہ الٹنے کی بھی سازشیں کیں۔ چنانچہ خلافتِ اندلس اور خلافتِ عباسیہ کے زوال کی تاریخ اس قسم کی سازشوں اور غیروں کے ساتھ معاہدوں کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ پھر انہوں نے مذہبی لحاظ سے آپس کے اختلافات کو اس قدر بڑھایا اور طول دیا کہ ایک دوسرے کو اُمتِ مسلمہ سے خارج قرار دینے کے فتوے دئے حالانکہ اگر باہمی اختلافات میں اس درجہ تشدد سے کام نہ لیا جاتا اور انہیں امتِ مسلمہ کے سیاسی اتحاد میں رخنہ انداز نہ ہونے دیا جاتا تو یہ اختلاف رحمت کا موجب ثابت ہو سکتا تھا لیکن مختلف فرقے باہم گٹھ جوڑ کرکے ایک وقت میں کسی نہ کسی ایک فرقے کو کافر ہی نہیں بلکہ اُمتِ مسلمہ سے خارج قرار دینے میں لگے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام میں تو مسلموں کے داخلہ کا سلسلہ تو بند ہو گیا اور اخراج کا دروازہ چوپٹ کھول دیا گیا۔ یہ دروازہ ایسا کھلا ہے کہ بند ہونے میں نہیں آتا اور اسی لئے ہر جگہ مسلمانوں میں سیاسی اتحاد مفقود چلا آرہا ہے۔ اگر بہزار جرِ ثقیل کسی صاحبِ فہم قائد کی انتھک کوششوں کے نتیجہ میں کہیں یہ اتحاد معرضِ وجود میں آتا بھی ہے تو علماء جنہیں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا مصداق ہونا چاہیئے تھا کافرگری کے ہتھیار تیز کرکے میدان میں نکل آتے ہیں اور اُس وقت تک دم نہیں لیتے جب تک کہ وہ سیاسی اتحاد ختم نہ ہو جائے۔ یہ روش انتہائی خطرناک ہے اور اس کے متعلق قرآنِ مجید میں زبردست وعید آئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اگلی ہی آیت میں فرماتا ہے:-

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝ (البقرہ آیت ۸۷)

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس جہان کی زندگی کو بعد میں آنے والی زندگی پر مقدم کر لیا ہے اس لئے نہ تو اُن سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُن کی کسی اور رنگ میں مدد کی جائے گی۔

پس یہ بنی اسرائیل کی انتہائی خطرناک روش تھی کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے یہ عہد باندھ کر کہ وہ گناہ اور زیادتی کے رنگ میں باہم گٹھ جوڑ کرکے خود اپنوں ہی کو اپنے درمیان سے خارج نہیں کریں گے اور اس طرح قومی اتحاد کو نقصان نہیں پہنچائیں گے اس کی جان بوجھ کر خلاف ورزی کی۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں خدا نے انہیں ایک زمانہ میں تمام دوسری قوموں پر فضیلت دی تھی اُن کے کرتوتوں کے سبب ان پر لعنت بھیجی اور انہیں موردِ عذاب بنایا۔ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔

ایک دُعا

الٰہی فطرتِ انساں کو اذنِ رُونمائی دے
مرے اہلِ وطن کو جذبۂ حق آشنائی دے
اخوت کے کنول مہکا، کدورت کی زمینوں پر
عنادل کی نوا کو لذتِ بستاں سرائی دے
قلوبِ لالہ و گُل کو بصیرت بھی عطا فرما
نگاہِ نارسا کو عرشِ اعظم تک رسائی دے
دلِ بے مدعا کو موجِ طوفاں سے شناسا کر
خرد کی کم نگاہی کو جنوں کی آشنائی دے
نقیبانِ چمن کو جذبۂ طوفاں ودیعت کر
نہالانِ وطن کو جرأتِ کشور کشائی دے
وہ آہِ صبحگاہی بخش جو خاکِ چمن کو بھی
ستاروں کے جہاں پر ہمتِ فرمانروائی دے
الٰہی خاکِ بطحا کے گدایانِ محبت کو
جو شاہی کو نگوں کر دے وہ اعجازِ گدائی دے
جمودِ خاکِ دل میں جنبشِ پرواز پیدا کر
لبوں کی خامشی کو شعلۂ آتش نوائی دے

([illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہمان نوازی

مکرم رشید احمد صاحب ارشد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

اسلام ایک ایسے معاشرہ کے قیام کا داعی ہے جس کی بنیاد باہمی الفت و محبت اور ہمدردی و مواسات پر ہے اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ باہمی پیار و محبت اور تعلقات میں مہمان نوازی کو کافی حد تک دخل ہے مہمان نواز شخص سے ہر کوئی محبت کرتا اور اس سے مل کر خوشی محسوس کرتا ہے۔

گو یہ خلق قریباً دنیا کی تمام اقوام میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ لیکن اسلام نے جس رنگ میں اس خلق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس کی مثال کسی اور مذہب کسی اور قوم میں نہیں ملتی۔ کیونکہ اس خلق کا اثر معاشرہ انسانی پر پڑتا ہے اور معاشرتی زندگی کا اثر دینی اور مذہبی معاملات پر جن کی درستگی و استواری پر آخرت کی فلاح و کامیابی کا دارومدار ہے اس لئے اسلام نے مہمان نوازی کی طرف بڑے احسن اور عمدہ پیرایہ میں توجہ دلائی ہے اور مہمانوں کے حقوق قائم فرمائے ہیں۔

. . . . . .

. . . . . .

مہمان نوازی اور مسافروں کی خدمت کو حقیقی نیکی شمار کرتے ہوئے ان کے لئے روپیہ خرچ کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ جیسے فرمایا:۔

وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ
وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ
عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ
وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ

(البقرہ ۵ آیت ۱۷۸)

یعنی حقیقی نیک شخص وہ ہے جو نبیوں کتابوں ملائکہ یوم آخرت اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی کما حقہ ادا کرے اور رشتے داروں یتیموں، مسکینوں، مانگنے والوں اور مسافروں و مہمانوں کو ان کا حق دے اور مسافر چونکہ معاشرہ انسانی کا بحیثیت مجموعی مہمان ہوتا ہے اس لئے قرآن کریم نے اسے مال خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا:۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ
وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا۔

(آیت ۲۷)

کہ مسافروں اور قومی مہمانوں پر روپیہ خرچ کرو لیکن چونکہ ایسے مواقع پر اسراف کا خطرہ بھی ہوتا ہے اور عموماً خرچ فضول خرچی کی حد تک پہنچ جاتا ہے اس لئے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ہوشیار کر دیا کہ ہم نے مہمان نوازی کا حکم تو دیا ہے لیکن اس میں بے جا اسراف کی اجازت نہیں بلکہ ایک حد کے اندر رہتے ہوئے اور اپنی مالی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا ہے۔

قرآن کریم نے حضرت لوطؑ کی مہمان نوازی کا ذکر کر کے اس کی اہمیت کو اور بھی واضح فرمایا۔ آپ نے یہ تو گوارا کر لیا کہ آپ کی بیٹیاں قوم کے پاس بطور یرغمال چلی جائیں لیکن یہ پسند نہ فرمایا کہ آپ کے مہمانوں کو کوئی تکلیف ہو۔ بلکہ خود کو خطرہ میں ڈال کر ان کی خدمت اور دلداری کا حق ادا کیا۔

غرض قرآن کریم اور احادیث سے مہمان نوازی کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے کہ کس حد تک اور کس طرح مہمان نوازی ہونی چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ
ضَیْفَہٗ۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ مہمان کی عزت افزائی کرے یا اس کی خدمت کرے اور راحت و آرام کا خیال رکھے۔ ان مختصر سے الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان نوازی کے متعلق ایک جامع نصیحت فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ مہمان نوازی کا طریق ایسا ہونا چاہیئے اور میزبان کی ہر ادا اور ہر حرکت سے ایسا ظاہر ہونا چاہیئے کہ جس سے مہمان کی عزت و احترام ٹپکتا ہو۔ اس میں مہمان کو خوش آمدید کہنا۔ اسے اچھی طرح اور موزوں جگہ پر بٹھانا اس سے کھل مل کر باتیں کرنا۔ عمدہ اور اعلیٰ کھانا پیش کرنا اور آخر میں بڑے اچھے طریق سے رخصت کرنا وغیرہ سب باتیں آجاتی ہیں اور ہمارے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم جس طرح ان باتوں کا خیال فرماتے تھے وہ اپنی مثال آپ ہے عبد القیس کا وفد آتا ہے آپ بڑھ کر مرحبا کہتے ہیں اور دعا کے ساتھ ان سے ملاقات فرماتے ہیں۔ ایک اور وفد آتا ہے تو اس کے کھانے کا سامان فرماتے ہیں اور اونٹ عطا کرتے ہیں کہ ان کا دودھ پیو۔ پھر یہی نہیں بلکہ جب وہ مدینہ کی آب وہوا کی وجہ سے بیمار ہو جاتے ہیں تو ان کے لئے دوا تجویز فرماتے ہیں۔

(بخاری باب قصۃ عکل وعرینۃ)

پھر یہی نہیں بلکہ مہمانوں کی ہر بات کو اور ہر ناپسندیدہ حرکت کو خندہ پیشانی سے برداشت فرماتے ہیں اور عفو و درگذر کا طریق اختیار کرتے ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ یہود کا وفد آپ کی ملاقات کو آیا۔ گھر میں داخل ہوا اور کہا اَلسَّامُ عَلَیْکَ جس کا مطلب ہے تجھ پر ہلاکت ہو۔ حضرت عائشہ ام المومنین پاس تھیں وہ اس فقرہ کو سمجھ گئیں اور غصہ سے فرمایا عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ تم پر ہلاکت ہو اور خدا کی لعنت بھی تم پر پڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمانے لگے اے عائشہ رک جاؤ اللہ تعالیٰ ہر معاملہ میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

پھر آپ کی مہمان نوازی کا تو یہ حال تھا کہ بعض اوقات جو کچھ ہوتا مہمان کے حوالے کر دیا اور خود خالی پیٹ رات گذار دی حدیث میں آتا ہے کہ ایک غفاری آپ کا مہمان ہوا اتفاق سے اہل بیت کے پاس سوائے چند گھونٹ دودھ کے کچھ نہ تھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وہی مہمان کی نذر کر دیا اور خود آپ نے اور آپ کے اہل نے وہ رات فاقہ سے گذار دی حالانکہ اس سے پہلی رات بھی اس شاہِ دو جہاں کے گھر فاقہ ہی تھا۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۶ ص ۱۳۳)

اس سے آپ کی مہمان نوازی اور ایثار کا پتہ چلتا ہے جو آپ مہمانوں کے لئے فرماتے تھے۔ غرض آپ کو مہمان نوازی کا اتنا خیال تھا کہ وفات کے وقت بھی یہ فرمایا:۔

"اَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا
اُجِیْزُھُمْ"۔

کہ میرے جو مہمان آیا کرتے اور وفود آتے تھے۔ جس طرح میں اپنی زندگی میں ان کو تحائف کے ساتھ رخصت کیا کرتا تھا۔ اسی طرح میری وفات کے بعد بھی ہونا چاہیئے ان کو اسی عزت و احترام سے رخصت کرنا چاہیئے جیسے میں اپنی زندگی میں کیا کرتا تھا (بخاری باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب)

صحابہؓ کو بھی آپ مہمان نوازی کی تلقین فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ کو معلوم ہوا کہ ایک صحابی ساری رات عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا

اِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ
لِعَیْنِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ
لِزَوْرِکَ عَلَیْکَ حَقًّا

(بخاری کتاب الادب)

یعنی تجھ پر تیرے جسم کا بھی حق ہے کہ تو اسے آرام پہنچائے۔ تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے کہ تو سوئے اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے کہ تو اس کو خوش آمدید کہے اور اس کے لئے اپنا وقت نکالے۔

یہی وجہ تھی کہ صحابہؓ میں بھی مہمان نوازی کا ایک خاص جذبہ اور شوق پایا جاتا تھا۔ ایک صحابی کے متعلق آتا ہے کہ ان کے ہاں کوئی مہمان آیا لیکن کھانا اتنا کم تھا کہ سب کے لئے ناکافی تھا۔ میاں بیوی نے مہمان نوازی کے شوق میں یہ ترکیب نکالی کہ کھانے کے وقت کسی طرح چراغ گل کر دیا جائے اور بظاہر یہ کیا جائے کہ ہم بھی مہمان کے ساتھ کھانے میں شریک ہیں۔ چنانچہ وہ میاں بیوی خالی منہ ہلاتے رہے اور مہمان کو وہ تھوڑا سا کھانا کھلا دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو فرمایا کہ جب تم اس بات میں مشغول تھے تو عرش کا خدا مسکرا رہا تھا اور تمہارے اس فعل پر اظہار خوشنودی کر رہا تھا کہ میرے بندوں نے مہمان نوازی کی کیا عمدہ ترکیب نکالی ہے

یہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کسی صحابیؓ کی مہمان نوازی کا ذکر تھا۔ اب امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی بھی ملاحظہ ہو

باقی صفحہ پر

نماز باجماعت کی اہمیت

(مکرم محمد زکریا خان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کارگاہ آب و گل میں ایک عظیم مقصد کے لئے بھیجا ہے اور وہ مقصد عبادت الٰہی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

(الذاریات ع۳)

پس انسان کا اوڑھنا بچھونا اور اسکی غذا عبادت ہونی چاہیئے اور حقیقی عبد بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان گناہوں اور بدیوں سے نجات پا جائے اور اپنے دل کو پاک کرے اور اس پاکیزگی کو حاصل کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو یاد کرے اور پنجوقتہ نمازوں کا التزام کرے اور حقیقی عبد بننے کی ایک راہ یہ بھی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور اپنے جذبات شکر کا اظہار کرے اور اس کے احسانوں کا اپنے اقوال و اعمال سے اقرار کرے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بار حضرت عائشہؓ نے دریافت فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیئے تو پھر آپ اس قدر عبادت اور خشوع و خضوع کیوں کرتے ہیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ انسان التزام کے ساتھ پانچوں نمازیں ان کے اول وقت پر ادا کرے اور فرض اور سنتوں کی ادائیگی پر مداومت رکھتا ہوا حضور قلب، ذوق، شوق اور عبادت کی برکات کے حصول میں پوری طرح کوشاں رہے کیونکہ نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندہ کو پروردگار عالم تک پہنچاتی ہے"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۵۷)

نماز اسلام کا وہ دوسرا بڑا رکن ہے جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ گویا اسلام کی عمارت کو منہدم کرنے کے در پے ہے حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے اہم کام میرے نزدیک نماز ہے جس نے اسے ضائع کیا اس نے سب کچھ ضائع کر دیا یعنی ایسی حالت میں اس شخص کا کوئی کارنامہ بھی قابل ستائش نہیں سمجھا جائے گا۔

اور نماز ہی وہ رکن ہے جس کے بارے میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اول ما یحاسب به العبد بصلوٰته

(نسائی)

سب سے پہلے بندہ سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے اور نماز ہی ہے جو انسان کی اندرونی غلاظتوں کو پانی کی طرح دھو کر صاف کرتی ہے۔ اور جس سے اس کی روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر بہنے لگتی ہے

نماز ہی ہے جو سیئات کو بھسم کر جاتی ہے اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے نماز ہی ہے جو سالک کو اس کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک پتھروں اور خاروں سے جو اس کی راہ میں ہوتے ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے

قرآن کریم میں جہاں بھی نماز پڑھنے کا حکم ہے وہاں اقیموا الصلوٰۃ یا اقیم الصلوٰۃ کے الفاظ آئے ہیں کبھی صرف صلّوا کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے اور اقامۃ کے کئی معنے ہیں اور سب کے سب اس حکم میں ملحوظ ہیں اقامت کے ایک معنی کسی چیز پر قائم رہنے کے ہیں لہٰذا اس کے مطابق اقیموا الصلوٰۃ کے معنے ہوئے کہ بلاناغہ اور باقاعدگی سے نماز ادا کرو اور نماز قبول بھی اسی وقت ہوگی جب کہ بلوغت سے لے کر وفات تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے۔ اقامۃ کے ایک معنے اعتدال اور درستی کے ہیں اس لئے ان معنی کی رو سے اقیموا الصلوٰۃ کے معنے ہوئے نماز کو اس کی ظاہری شرائط کے مطابق درست طریق سے صحیح وقت کے اندر ادا کرو۔ اقامۃ کے معنے کھڑا کرنے کے ہیں اس کے مطابق اقیموا الصلوٰۃ کے معنے یہ ہیں کہ نماز کو کھڑا رکھنے کی کوشش کرتے رہو اسے گرنے نہ دو سستی نہ اور غفلت نہ کرو اقامۃ کے ایک معنے نماز باجماعت ادا کرنے کے ہیں نماز سے پہلے جو اذان اور اقامۃ کہی جاتی ہے اس میں انہی معنی کی طرف اشارہ ہے

غرض قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا قرآن کریم کی آیات کو دیکھو جب کبھی نماز کا حکم بیان ہوا نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا پس قرآن کریم کے نزدیک نماز تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ کوئی بیماری ہو یا کوئی اور جائز عذر ہو

احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی خدمت میں ایک نابینا صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نابینا ہوں اور مسجد آنے جانے میں کافی تکلیف ہوتی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں گھر پر نماز ادا کر لیا کروں حضور نے فرمایا کیا تمہارے گھر اذان کی آواز آتی ہے اس پر صحابی نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا پھر مسجد میں ہی نماز ادا کیا کرو۔ پھر ایک روایت ہے کہ حضور نے فرمایا:۔

اِنّ بین الرجل و بین الشرک والکفر ترک الصلوٰۃ۔

(مسلم)

کہ انسان کے ایمان اور شرک و کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کا چھوڑنا ہے اب اگر کوئی عمداً نماز ترک کرتا ہے تو وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں

اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

"جو لوگ نماز باجماعت ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد اول از حضرت المصلح الموعودؓ)

پھر فرمایا:

"جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے" (تفسیر کبیر جلد اول)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف بڑا زور دیا آپ نے فرمایا:

"جو شخص پنجوقتہ نمازوں کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(کشتی نوح)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پنجوقتہ نمازوں کی برکات کو ایک تمثیل سے یوں بیان فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گذر رہی ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی آپ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور بدیاں دور کر دیتا ہے۔

پھر نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں حضور نے فرمایا:

جس شخص نے اپنے گھر سے وضو کیا اور مسجد کی طرف گیا تاکہ وہاں نماز ادا کرے تو مسجد کی طرف جاتے ہوئے جتنے قدم اس نے اٹھائے ان میں سے اس کے ایک قدم سے اگر ایک گناہ معاف ہوگا تو دوسرے قدم سے اس کا درجہ بلند ہوگا۔

موجودہ زمانہ دنیاوی مراد ہوس لالچ و حرص سے بھرا پڑا ہے لوگ دنیا کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں اور اپنے کاروبار اور دنیوی تعلقات کی بنا پر نماز باجماعت کو ترک نہ کرے اور ہر احمدی ان مردوں میں شامل ہو جن کا ذکر خدائے عزوجل نے اس آیت کریمہ میں فرمایا:

رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة

(النور: ع۵)

حقیقت یہ ہے کہ نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرنا چاہیئے۔ نماز انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے۔ اور نماز تمام نعمتوں کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے فیض اسی کے ذریعہ آتے ہیں اس لئے نماز ترک نہیں کرنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی۔ کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بعد اور دوری بھی لمبی ہے

پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچ سکے گا۔"

(ملفوظات جلد ۵)

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان لوگوں سے بہت ناراضگی کا اظہار فرمایا جو نماز باجماعت ادا کرنے مسجد میں نہیں آتے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اذان کہلواؤں اور پھر نماز کھڑی کرنے کا حکم دوں اور خود جاکر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو نماز کے لئے مسجد میں نہیں آتے لیکن چونکہ گھروں میں عورتیں اور بچے بھی ہوتے ہیں اس لئے میں نے ایسا نہ کیا۔

پس ہمارے لئے بڑے خوف کا مقام ہے کہ ہم نماز باجماعت ادا کریں اور ہمیں کسی صورت میں بھی نماز باجماعت ترک نہیں کرنا چاہیئے۔ سوائے اس کے کہ کوئی اشد مجبوری ہو۔

حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا مسلمانوں کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔" (تفسیر کبیر جلد اول از حضرت المصلح الموعودؓ)

پھر فرمایا:۔

"بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خون کے قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ کہا جاسکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور قابل علاج نہیں۔" (تفسیر کبیر جلد اول)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم نماز باجماعت التزام و دوام سے ادا کریں اور اپنی اولاد کو بھی اس کا پابند بنائیں۔ وهذا هو الفوز العظیم۔

بقیہ صفحہ ۳

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی جو حضور علیہ السلام کے بہت پرانے اور مقرب صحابی ہیں بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو غیر احمدی مہمان منی پور آسام کے دور دراز علاقہ سے آئے اور مہمان خانہ پہنچ کر خادموں سے سامان اتارنے اور چارپائی بچھانے کو کہا لیکن خادموں نے فوری توجہ نہ کی تھی کہ ان دونوں مہمانوں کو یہ بات ناگوار گزری اور وہ رنجیدہ خاطر بٹالہ کی طرف واپس ہو گئے۔ حضور اقدس علیہ السلام کو علم ہوا تو جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا تیز تیز قدموں سے ان کے پیچھے چل پڑے چند خدام بھی ساتھ تھے۔ حضور اقدس علیہ السلام اس تیزی سے گئے کہ قادیان سے دو اڑھائی میل پر ہی ان کو جا لیا۔ اور بڑی محبت و معذرت کے ساتھ اصرار کیا کہ واپس چلیں اور فرمایا مجھے آپ کے اس طرح چلے آنے کا بہت افسوس ہوا ہے آپ سوار ہو کر واپس چلیں میں آپ کے ساتھ پیدل چلوں گا مگر وہ احترام اور شرمندگی کی وجہ سے سوار نہ ہوئے۔ قادیان پہنچنے پر حضور اقدس علیہ السلام نے سامان اتارنے کے لئے خود اپنا ہاتھ بڑھایا مگر غلام نے بڑھ کر سامان اتار لیا۔

پھر آپ ان مہمانوں کے پاس بیٹھ کر بڑی دیر تک محبت اور دلداری کی گفتگو فرماتے رہے اور کھانے کے متعلق بھی پوچھا اور یہ بھی پوچھا کہ آپ کو کسی خاص کھانے کی عادت تو نہیں اور پھر جب تک کھانا نہ آگیا حضور علیہ السلام وہاں تشریف فرما رہے۔

دوسرے دن جب وہ مہمان جانے لگے تو آپ نے دودھ کا گلاس منگوایا اور بڑی محبت سے انہیں پیش کیا۔ اور انہیں بٹالہ کے راستہ تک حضورؑ نے ساتھ تشریف لے گئے اور اپنے سامنے یکہ پر سوار کروا کے قادیان واپس ہوئے۔ (اصحاب احمد جلد ۴)

امام الزمان علیہ السلام کا یہ اسوہ ہر احمدی کے لئے مشعل راہ ہے کہ کس طرح حضور علیہ السلام نے اپنے مہمانوں کی دلداری فرمائی اور اکرام ضیف کا اعلیٰ نمونہ قائم فرمایا۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بہن امۃ المتین بشریٰ کو [illegible] سے بخار ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا کرے۔ (راقمہ [illegible] بنت حکیم بشیر احمد صاحب [illegible])

۲۔ خاکسار کا خالہ زاد بھائی [illegible] بیمار ہے احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد انوار الحق [illegible])

۳۔ میرے والد صاحب [illegible] زمین کے سلسلہ میں ایک مقدمہ میں ملوث ہو گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ [illegible] آمین۔ ([illegible])

۴۔ میرے خالو عبد الاحد صاحب کا [illegible] آپریشن ہوا ہے احباب ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک حبیب اللہ خان [illegible] لاہور)

وہ رقم جو آپ انکم ٹیکس میں کمی سے بچائیں گے اور جو بونس کی شکل میں آپ کو ملے گی پریمیم کی رقم سے کہیں زیادہ ہوگی اس طرح پوسٹل لائف سے آپ کو بیمہ مفت پڑے گا۔
اگر آپ پوسٹل لائف سے بیمہ کرائیں تو:۔
انکم ٹیکس میں بچت ہوگی۔ ■ بیمہ کے ذریعہ آپ کی بچت جمع ہوتی رہے گی۔ ■ پوسٹل لائف کے گرانقدر بونس اس میں اضافہ کرتے رہیں گے۔ ■ آپ کے خاندان کو ہر وقت تحفظ فراہم رہے گا۔

۳۰ جون سے پہلے پوسٹل لائف پالیسی خرید کر انکم ٹیکس بچائیے۔

بونس کی شرح
تاحیات پالیسیوں پر ۴۲ روپے فی ہزار
میعادی پالیسیوں پر ۳۲ روپے فی ہزار

مفت انشورنس
پوسٹل لائف کی بدولت

ہمیشہ آگے۔ اب بھی آگے
پوسٹل لائف انشورنس
بیمہ کیجئے بچت کیجئے تحفظ دیجئے
جاری کردہ:۔ سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد
Adarts CDNS - 6/73

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ کا سولہواں سالانہ اجتماع

۲-۳-۴ نبوت ۱۳۵۲ ہش

۲-۳-۴ نومبر ۱۹۷۲ء

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انشاء اللہ العزیز لجنہ اماء اللہ کا سولہواں سالانہ اجتماع ۲-۳-۴ نبوت / نومبر کو بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصیت سے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ بہت کم لجنات کی نمائندگی ہوئی ہے ایک لجنہ بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے کہ جس کی کم از کم ایک نمائندہ اجتماع میں موجود نہ ہو۔ پس ابھی سے آنے والے اجتماع کی تیاری شروع کریں۔ تفصیلی پروگرام جلد بھجوایا جائے گا۔

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک اور مرحلہ

ماہ رواں کے ختم ہوتے ہی سہ ماہی دوم کا جائزہ لیا جائے گا جو مجالس سو فیصد بجٹ پیدا کرنے کی توفیق پائیں گی ان کے نام حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے زیادہ سے زیادہ مجالس اس نیک مقابلہ میں شمولیت کے لئے سعی کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی بنیں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تعمیر مسجد دار العلوم غربی۔ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد دار العلوم غربی کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے مورخہ ۱۶ جون بروز ہفتہ ۷ بجے شام محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے خشت اول بنیاد میں رکھی۔ یہ بنیاد کی اینٹ وہ ہے جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اہل محلہ کی درخواست پر چند روز قبل دعا فرمائی تھی۔ اس کے بعد بعض دیگر بزرگوں نے بھی ایک ایک اینٹ بنیاد میں رکھی بعد ازاں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اس موقعہ پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل محلہ کو مسجد کی تعمیر کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ مسجد اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے کا باعث ہو۔

(عبد الکریم شرما۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد محلہ دار العلوم غربی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چچا مکرم محمد عبد اللہ صاحب ابن حضرت چوہدری فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رضی اللہ عنہ کئی دن سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(حاجی حبیب احمد خوشنویس الفضل ربوہ)

۲۔ مکرم لفٹیننٹ کرنل اعجاز ربانی صاحب خلف ملک عطاء اللہ صاحب گجرات شہر بھارت میں جنگی قیدی ہیں۔ آپ قید و بند میں ہوتے ہوئے بھی تحریک جدید کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کا خاص خیال رکھتے ہیں چنانچہ پاکستان میں ان کے عزیز و اقارب نے ان کا سال رواں کا چندہ مبلغ ۱۰۲/۴ روپیہ مرکز میں بھجوا دیا ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ قارئین کی خدمت میں ان کے لئے دعائے خاص کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۳۔ مکرم منشی مطیع اللہ صاحب دار الصدر ربوہ کے لڑکے کا بازو گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مطلق کامل شفا عطا فرمائے آمین۔ (محمد مطیع اللہ شاہین دار الرحمت غربی ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۰ جون۔ پنجاب کے وزیر خزانہ نے کل صوبہ کے لئے آئندہ مالی سال کا تیرہ کروڑ ۴۱ لاکھ روپے کے خسارے کا میزانیہ پیش کیا۔ خسارے کو پورا کرنے کے لئے حکومت نے زرعی ٹیکس نافذ کیا ہے اور بعض نافذ العمل فیسوں کی شرح میں اضافہ کیا ہے جس سے حکومت کو ۶ کروڑ ۵ لاکھ روپے کی آمدنی ہوگی۔ آئندہ سال کل آمدنی ایک ارب ۵۲ کروڑ چھیاسی لاکھ روپے ہوگی جب کہ غیر ترقیاتی اخراجات کا تخمینہ ایک ارب ۶۹ کروڑ ۴۱ لاکھ روپے ہے۔

دو سو روپے تک مالیہ ادا کرنے والے کاشتکار زرعی ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

اسلام آباد ۲۰ جون۔ مرکزی وزیر صحت نے کل قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی کا مالیہ معاف کر دیا جائے گا جس سے چھوٹے کاشتکاروں کو بہت فائدہ ہوگا۔

کراچی ۲۰ جون۔ چین کے وزیر خارجہ پاکستان میں دو روزہ قیام کے بعد ۲۲ رکنی وفد کے ہمراہ کل صبح خاص طیارے کے ذریعہ واپس چین روانہ ہو گئے۔ انہوں نے اپنے قیام کے دوران صدر بھٹو سے بھی ملاقات کی ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چین اور پاکستان میں برصغیر اور دیگر بین الاقوامی معاملات میں سو فیصدی اتفاق رائے پایا گیا۔

اسلام آباد ۲۰ جون۔ اسمبلی سرکاری

ترجمان نے ان غیر ملکی خبروں کی تردید کی ہے کہ پاکستان جموں و کشمیر کنٹرول لائن کے ساتھ اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے۔ ترجمان نے اس خبر کو غلط اور شرانگیز قرار دیا ہے۔

لاہور ۲۰ جون۔ حکومت پنجاب نے صوبہ کے درجہ اول کے تمام بلدیاتی اداروں کی حدود میں ۶۴۸ روپے یا اس سے کم سالانہ کرائے کی مالیت کے مالک مکانوں کو جو اپنی خود رہائش رکھتے ہوں پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے اس فیصلے سے صوبے کے قریب بائیس ہزار غریب بالخصوص مالکان مکانات کو فائدہ پہنچے گا اور حکومت کو دس لاکھ روپے کا خسارہ برداشت کرنا پڑے گا۔

راولپنڈی ۲۰ جون۔ پاکستان کو سال رواں کے لئے فرانس کی طرف سے غذائی امداد کے طور پر دس ہزار ٹن گندم ملے گی اس سلسلے میں ایک سمجھوتے پر دستخط ہو گئے ہیں۔

پشاور ۲۰ جون۔ صوبائی وزیر خزانہ نے کل شام سرحد اسمبلی میں تیرہ کروڑ چودہ لاکھ ۵۴ ہزار دو سو بہتر روپے کا ضمنی بجٹ پیش کیا۔

لاہور ۲۰ جون۔ دریائے سندھ میں معمولی طغیانی کے سوا پنجاب کے کسی دریا میں سیلاب نہیں آیا۔ اور صورت حال قطعاً پریشان کن نہیں ہے یہ بات سرکاری اعلان میں کہی گئی ہے اعلان میں بعض اخبارات میں شائع ہونے والی ان اطلاعات کی تردید کی گئی ہے کہ چناب، جہلم اور سندھ میں زبردست طغیانی سے جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔

۴۔ میری بیٹی عزیزہ مسرت جہاں عباسی گردن کے پٹھوں میں کھچاؤ کی وجہ سے بیمار ہے ایک ہفتہ سے مرض شدت اختیار کر گیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (اہلیہ احمد زمان صاحب عباسی۔ ربوہ)

۵۔ مکرم سید مبشر احمد عابد دار الصدر وسطی ربوہ کی والدہ صاحبہ کا رسولی کا اپریشن چند سال قبل ہوا تھا۔ اب انہیں دوبارہ سخت تکلیف ہے ان کی جلد کامل صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔
(غلام مرتضیٰ جاوید کارکن وکالت تبشیر ربوہ)

۶۔ مکرم نصیر احمد صاحب گھڑی ساز گولبازار ربوہ کی اہلیہ صاحبہ عارضہ دل سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید مبشر احمد عابد کارکن وکالت تبشیر ربوہ)

گمشدہ عینک

گزشتہ ماہ شوریٰ کے موقع پر کوئی صاحب دفتر بہشتی مقبرہ میں اپنی نظر کی عینک بھول گئے ہیں جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر نظارت اصلاح و ارشاد سے حاصل کر لیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ چندہ تعمیر ایوان محمود وصولی اول ارسال فرمائیں

(منتظم مال)